باب۔40

امورِ تجارت

☆ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّـهَ رَبَّهُ ۔

ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض خواہ کے ہاتھ میں کوئی چیز گروی رکھ دو۔ پھر اگر تم میں سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے تو امانت دار اس کی امانت کو واپس کر دے اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے۔ (سورۃ البقرہ: آیت 283 کا حصّہ)

☆ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۔ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۔

ترجمہ: قریش کے باہمی اتحاد و الفت کی وجہ سے۔ اسی الفت سے سردیوں اور گرمیوں کے موسم میں تجارت کرنے پر (خوشحالی کے سبب اس کا شکر ادا کرو)۔ (سورۃ القریش: آیت 1 اور 2)

سورۃ البقرۃ کی آیت 283 کا مذکورہ حصہ بیع سلم، مضاربت اور استصناع سے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

- ان امور کی کچھ تفصیل درجہ ذیل ہے۔

- بیع سلم: سرمایہ دار کسان کو پہلے روپیہ دے دے۔ اور کسان موسم پر، کھیت کی کٹائی کے بعد مال ادا کرے تو یہ بیع سلم ہے۔ چونکہ اس میں روپیہ جو کہ موجود ہے، in hand ہے کے مقابل مال جو کہ معدوم ہے non-existent ہے، کی تجارت ہے اس لیے اس معاملہ میں اختلافات اور جھگڑے متوقع ہیں۔ چناں چہ دیگر شرائط کے علاوہ اس میں لکھائی پڑھائی بھی لگادی گئی ہے۔
- مضاربت: اس تجارت میں رقم ایک کی ہوتی ہے تو محنت ایک کی۔ اکثر کمپنیاں مضاربت ہی کی صورت میں چلتی ہیں۔ جس میں رقم لگانے والے بھی چند ہوتے ہیں اور کام کرنے والے بھی چند۔ کمپنیوں کے share holders کی رقومات کے لحاظ سے ان کے حصے مقرر ہوتے ہیں۔ اسی کے لحاظ سے نفع بھی تقسیم ہوتا ہے۔

حصے دو قسم کے ہوتے ہیں :(1) ترجیحی : جس میں نفع پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے اور نفع و نقصان میں شرکت نہیں ہوتی۔(2) سادہ: جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ ایسا معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت نہیں رہتی ، سود ہے اور اسلام میں ناجائز۔ وہ معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہو وہ جائز ہے۔ بعض دفعہ معاملہ تو نفع و نقصان کا ہوتا ہے مگر سہولت کے خیال سے یقینی اور کمتر منافع کو حصہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس طرح کے منافع کو دیکھ کر لوگوں کو سود کا دھوکا ہوتا ہے۔ درحقیقت کمپنی کا اصل نفع و نقصان اس کمپنی کے ٹوٹنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس طرح کی مضاربت میں اختلافات پیدا ہونے کا خوف ہے لہٰذا اس کے لیے اس کا مکمل حساب کتاب رکھنا یعنی ان کی سالانہ balance sheet تیار کر کے حصے داروں میں تقسیم کرنا بہتر ہے۔

- استصناع :کاریگر کو روپیہ دینا اور اس سے اپنی فرمائش کے مطابق مال تیار کروانا ، استصناع کہلاتا ہے۔ اسلام میں اس طرح کا معاملہ جائز ہے۔ لیکن چونکہ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کی کیفیت نہیں لہٰذا تمام شرائط طے کر کے پہلے ہی معاہدہ کر لینا چاہیے۔ تاکہ بعد میں کسی اختلاف یا کشمکش کی گنجائش نہ رہے۔

صاحبو! ذرا سورۃ القریش کی ان دو آیتوں پر غور کرو کہ تجارت کی کیسی اہمیت بتائی گئی ہے۔ تجارت سے آدمی مالا مال ہو جاتا ہے۔ دنیا کے حالات سے واقف ہوتا ہے۔ لوگوں سے لین دین کر کے عملی تجربہ حاصل کرتا ہے۔ آرام طلبوں سے تجارت نہیں ہو سکتی۔ ان کا مال تو چلا جاتا ہے مگر ان کے پاس کچھ نہیں آتا۔ برآمد تو ہوتی ہے لیکن درآمد نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ افلاس ہے۔ سمجھو اور یاد رکھو کہ خالی تھیلی پڑی رہتی ہے اور بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے۔ زر سے زور ہے۔ مال سے کمال ہے۔ عظمت ہے ، جلال ہے۔ خوبی ہے ، جمال ہے۔ دولت ہے تو عزت ہے۔ مفلس ، خوار ہے۔ بے وقار ہے۔ ہندوستان میں تجارت کرنے والے آئے اور ہمارے بادشاہ بن بیٹھے۔ یہ ہمارا خام مال (raw material) اپنے ہاں لے جاتے ہیں اور اس کی شکل تبدیل کر کے کئی گنا قیمت پر ہمارے ہی ہاتھ بیچتے ہیں۔ روئی لے جاتے ہیں اور کپڑا بنا کر ہمیں ہی مہنگے داموں بیچتے ہیں۔ لوہا لے جاتے ہیں اور اسی سے اسلحہ بنا کر لے آتے ہیں جو ہماری تباہی کا سبب ہو جاتے ہیں۔ مسلمانو، اٹھو! تم بھی میدانِ تجارت و حرفت میں نکلو۔ کماؤ۔ کمانے میں محنت کرو۔ تم بھی خوشحال ہو جاؤ گے ، مالا مال ہو جاؤ گے۔ دیکھو! جو پانی ٹھیرتا ہے وہ گندہ ہو جاتا ہے۔ شطرنج کا پیادہ سفر کرتا ہے تو چھٹے خانے پر وہ فرزیں بن جاتا ہے۔ لہٰذا اٹھو اور کچھ کمانے کی کرو۔

{حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 3 صفحہ 58 تا 61 اور پارہ 30 صفحہ 179 تا 181}